اللہ لا قوۃ الا باللہ ط

مسمیٰ

برہان العارفین
فی
رد عقاید منکرین

۱۸۹۶ء

در مطبع مرتضائی شہر آگرہ محلہ کوچہ سادہورام طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین
واصحابہ واولیائہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۞ اما بعد
بندہ اللہ سید محمد ظہور اللہ عفا اللہ عنہ ابن حامی دین متین سراج العا
واصل رب العلمین محرمی راز خفی وجلی مولوی سید محمد علی صاحب مرحوم
عرف شیر میان ساکن ریاست ٹونک بخدمت صوفیان والاشان ومشائخان
مکان وعارفان عالی خاندان کی گذارش ہے کہ درینولا اکثر منکرین بلکہ خا
متعصبین دربارہ ثبوت گیارہوین شریف حضرت پیران پیر قدس اللہ تعالیٰ
کے گفتگو کیا کرتے ہین اور سند اس فعل کی حدیث شریف سے طلب کرتے
غرضکہ ہر طور تنگ کرتے ہین پھر کوئی اوسکو بدعت کہتا ہے اور کوئی کفر وشرک
مین شمار کرتا ہے اور کوئی عدم ثبوت فضائل مین اس گیارہوین کو
آیت وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے دلائل خود مین بیان کرتا ہے چنانچہ

اب یہہ کمترین خادم درویشان بلکہ خاکپائے الیشان جملہ ثبوت فضائل اس گیارہوین شریف کی سات سند حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بقید قلم نیاز رقم لاتا ہے اور جملہ اعتراضات معترضین کی اب اوٹہاتا ہے اور صوفیان عظام کو یہہ مژدہ عام سناتا ہے کہ خاص یہہ فعل گیارہوین شریف کا منجملہ افعال سنت نبوی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نہ یہہ بدعت سیہ ہے اور نہ کفر و نہ شرک ہے کیونکہ جب خود نظیر اس فعل کی خاص کتاب و سنت مین موجود ہے پھر اوسکو کیونکر بدعت و کفر و شرک کہا جاتا ہے بلکہ کرنی خاص اس فعل مین خیر و برکت و درجہ حسنات و حصول بلند مراتب خاص جنت مین عرحمت و عطا کئے جاتے ہین اور یہہ تحفہ ہے نذر و نکا خاص طرف ہوتہ کے بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر اس گیارہوین کرنے مین خود گیارہ فائدہ علیحدہ علیحدہ ہین چنانچہ وہ مفصل ذیل اب جواب مین اس سوال سائل کی مندرج ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ اور نام اس رسالہ کا برہان العارفین فی رد عقائد منکرین رکھا گیا ہے حق تعالےٰ قبول فرمائے تاکہ فائدہ اس سے ہر خاص و عام کو ہووے آمین یارب العلمین ۔

سوال

کیا فرماتے ہین صوفیان اہل کرام و مشائخان عظام اس امر خاص مین کہ جو گیارہوین بنام حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ہوتی ہے وہ سات تخصیص ماہ و یوم کی اسکی کیا سند ہے اول تو سند اسکی حدیث و آیات سے دیجاوے و بصورت عدم سند آیات و حدیث کی بیشک یہہ فعل بدعت سیہ و کفر و شرک ہے ہے کیونکہ حدیث

مین آیا ہے کلّ بدعت ضلالۃ دوسری یہہ نذر و نیاز کا کرنا بنام بزرگان دین سے کہ جو خاص نامزدہ ہو کر کیجاتی ہے وہ حکم وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ مین داخل ہے تیسرے نذر و نیاز کا ہونا سوائے خدا کے دیگر مخلوق کی مطلق حرام ہے

سبہ حبیب اللہ عفی عنہ سکنہ الور ۔ عبد الحق عفی عنہ ۔ محمد دین عفی عنہ ۔ رحیم اللہ عفی عنہ

جواب

یہہ گیارہوین کا کرنا منجملہ فعل سُنّت کے ہے پھر یہہ طریقہ مشائخین مین سے ہے نہ بدعت سیئہ بلکہ سراسر حسنات مین داخل ہے اور یہہ مستحسن زیادہ ہے اوّل اسمین منفعت خلق اللہ ہے دوسری یہہ منفعت خاص میّت ہے تیسرے حصول ثواب وحسنات سے ہی چوتھے یادگار بزرگان دین ہے پانچوین حصول مراتب خود ہے چھٹے حصول ہونا بلند مرتبہ کا خاص جنّت مین کہ جسکے نام سے یہہ ایصال ثواب کیا جاوے ۔ ساتوین حسن سلوک ہے ساتہ میّت کے آٹھوین اظہار داخلاص وعقیدت منسک ہے نوین تخفیف گناہان خود ہے دسوین رضامندی خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے گیارہوین یہہ ہدیہ ہے زندونکا طرف موتیٰ کے ۔

اب ثبوت ہر ایک امر کا مفصل ذیل ہے

اوّل یہہ جملہ امورات مندرجہ سوال سایل کی بدعت سیئہ مین داخل نہین ہو سکتے ہین مگر ہان اسکو بدعت حسنہ بیشک کہہ سکتے ہین اور بدعت حسنہ کے واسطے اجر وثواب حق تعالیٰ سے حاصل ہے بموجب اس حدیث علیہ السلام کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ

اجرہا و اجر من عمل بہا ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی
راہ نکالے بیچ اسلام کے راہ نیک پس واسطے اوسکے ہے اجر اوسکا اور اجر اوس
شخص کا جو کوئی عمل کرے اوسپر وبجائے دیگر بِدْعَتْ حَسَنَۃٌ فَلَہَا اَجْرُہَا
اب کرنا اس گیارہوین شریف کا بطور ایصال ثواب کے بہتر ہے بلکہ نہایت
درجہ کو مستحسن ہے بمصداق اس حدیث شریف کے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنًا رواہ مشکوۃ
وشفا قاضی عیاض یعنی جو چیز کہ نزدیک مسلمانون کے نیک ہے وہ چیز نزدیک
اللہ تعالے کے بھی نیک ہے اور روایت ہی حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ
کہ وہ فرماتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مردے زیادہ تر
محتاج ہین طرف دعا زندونکی مانند کہانے پینے کی اور کتاب شرح صدرین یون
آیا ہے اَلْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ الْمَیِّتَ وَدَلِیْلُہٗ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰے
وَالَّذِیْنَ جَآؤُا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِیْمَانِ ترجمہ اور اجماع امت کا اوپر اس بات کے ہی کہ تحقیق دعا زندونکی حق
مین مردون کے زیادہ تر فائدہ مند ہے سات دلیل اس آیت کے یعنی وہ لوگ
کہ آئے پیچھے اونکی کہتے ہین کہ اے رب ہمارے بخش ہمکو اور بہائی ہمارے کو جو
ہمسے آگے گئے ہین ساتھہ ایمان کے تو اب اس آیت سے بھی بخوبی ثابت
ہوگیا - اب ثبوت اس امر کا کیا جاتا ہے کہ تخصیص ماہ و یوم کی کیونکر اسمین
جائز ہے بلکہ یہہ تخصیص تمام گیارہوین کی مطلق جائز ہے

تو اب جواب اسکا یہہ ہے کہ جب خود شارع کیطرف سے واسطے ہر ایک امور ات
کی خاص تخصیص مقرر ہے یہان تک کہ وقت نماز و روزہ و حج و زکوۃ و فرض
و نفل و قضا و نذر و نیاز و غیرہم کی جو خود علیحدہ علیحدہ مقرر ہے تو اب اسمین
کوئی جا کلام کی کسیکو باقی نہین ہے دیکھو تعین ہونا یوم پنجشنبہ و جمعہ و شنبہ
و دوشنبہ کا واسطے زیارت قبور کی حدیث سے ہے پہر جانا ۱۴ شب ماہ شعبان
کو واسطے زیارت قبور کی صحیح حدیث سے ثابت ہے پہر خاص یوم دوشنبہ
کا روزہ رکہنا خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا بوجہہ ہونے یوم ولادت شریف
کی سنت ہے بمصداق اس حدیث کی وَعَنْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ صلی اللّٰهُ علیه وسلم سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ
قَالَ علیه السلام ذَالِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وشرح مشکوۃ
پھر اس حدیث خاص مین تخصیص یوم جمعرات و دوشنبہ و یوم جمعہ کی یہہ آئی ہے
قَالَ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم يُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَغُفِرَ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا الخمیس رواہ
مسلم و مشکوۃ ترجمہ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہولی جاتے
ہین دروازے جنت کے پیر کے دن اور جمعرات کے روز اور دن جمعہ کے
بھی بخشش ہوتی ہے واسطے ہر بندے کے کہ نہ شریک کیا ہو سات خدا کے
کسیکو پھر اس حدیث مین یون آیا ہے قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه
وسلم مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ رواہ بیہقی و شرح مشکوۃ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص زیارت کرتا ہے
قبر والدین اپنے کی یا ایک کی اون دونون مین سے بیچ دن جمعہ کے تو بخشش
کیجاتی ہے واسطے اوسکے گناہون سے اور لکھا جاتا ہے وہ بندہ مرحوم ہو
نیکون مین پھر اس حدیث مین قید جانے سفر کی ہے بیچ دن ہفتہ وجمعرات کے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارک اللہ یوم السبت ویوم الخمیس
ترجمہ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے مبارک کرتا ہی
اوس شخص کو کہ جو سفر کرتا ہے دن ہفتہ وجمعرات کے پھر تخصیص ہونا خود
ہر ایک ماہ بھی حدیث شریف سے ثابت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ الا ان رجب شہر اللہ وشعبان شہری ورمضان امتی
رواہ مشکواۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خبردار ہو کہ تحقیق ماہ
رجب ماہ خدا کا ہے اور ماہ شعبان ماہ میرا ہے اور ماہ رمضان ماہ میری
امت کا ہے پھر خود حق تعالے بھی فرماتا ہے عبادت کرنا ساتھ تخصیص
ماہ و یوم قولہ تعالے تلک عشرۃ کاملۃ پھر دوسرے تخصیص اسمین بھی
اور بھی قولہ تعالی واذکروا اللہ فی ایام معدودۃ ترجمہ ذکر کرو تم اللہ تعالے
جلشانہ کا بیچ ایام معدودہ کی کہ جو ایام تشریق کی ہین وہ تین یوم ہین۔ پھر
باوجود اسقدر تحقیقات ماہ یوم کی اب جملہ اعتراضات معترضین کی بخوبی
رفع ہو گئی۔ اب اگر ہم ماہ ربیع الثانی کو کہ جس ماہ اور تاریخکو وصال شریف
حق تعالی سے جناب حضرت غوث پاک کو ہوا ہے شمار کرکے اوس تاریخ کو

فاتحہ و گیارہوین کی تو کیا قباحت لازم آئی دیکہو حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جو شخص غائبانہ حق مین کسی بہائی مومن کی دعاء خیر کرتا ہے تو حق تعالی
اوسے جلد تر قبول فرماتا ہے خصوصاً واسطے مغفرت میت و ایصال ثواب
میت مین کہ جسکی شاہد یہہ حدیث ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اسرع الدعاء اجابت دعوۃ غائب لغائب رواہ ترمذی و شرح مشکوۃ
ثواب ضرور ہوا ہر ایک خاص و عام کو دعا کرنا حق مین میت کی پہر اسطور سے
ماہ ماروماہ خواجہ صاحب علیہ الرحمت کا جو عرس شریف آپکا اوس ماہ مین ہوتا
ہے اسواسطے اوس ماہ کو ماہ خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا کہا جاتا ہے
اور طرف اونکی نسبت کیا جاتا ہے اسمین کوئی قباحت شرعیہ لازم نہین آتی ہی
بلکہ یہہ تخصیص کرنا ماہ ویوم کا منجملہ فعل سنت سے ہی نہ یہہ فعل بدعت ہے اور
اگر فرض بھی کیا جاوے گا تو یہہ فعل بھی بدعت حسنہ مین شمار ہوکر داخل
ثواب ہوگا نہ یہہ بدعت سیہ ہوگا کہ جس مین مواخذا اخروی ہووے وہ نہوگا
اب رہا ثبوت کرنا اسبات کا کہ یہہ گیارہوین کے بھی کوئی مثل یا فعل منجملہ
سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی یا نہین ہے تو بفضلہ تعالے نظیر اس
فعل کی بھی خود حدیث شریف سے جو متفق علیہ ہے اوس سے ثابت ہے اور
یہہ حدیث جو متفق علیہ ہے بڑی ہمکو سند ہے وعن عائشۃ رضی اللہ
تعالی عنہا ان رجلا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی فتلتت نفسہا
ترجمہ یعنی کہا حضرت محبوبہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ایک

مرد خدمت مین حضرت علیہ السلام کی اور عرض کی حضور مین صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مان میری اچانک مر گئی ہے واظنہا لو
تکلمت تصدقت اور گمان میرا یہہ ہے کہ اگر شاید وہ کلام کرتی تو وصیت
کرتی مجھکو واسطے دینے تصدق کے فہل لنا اجر ان تصدقت عنہا پس ہے
واسطے اوسکے کوئی ثواب دینی صدقہ وغیرہ مین جو بنام اوسکے دیا جاوے
تو فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قال نعم کہا ہان ہے اجر و ثواب اوسکا
متفق علیہ شرح مشکواۃ ثواب اسیطور سے مریدان عقیدت مند و فرزندان
سعادت مند یہہ گیارہوین وغیرہ جو کیا کرتے ہین تو یہہ موجب اجر و ثواب کا ہی
اور منکرین غیر عقیدت اسمین بدل معترض ہین پھر اس حدیث بخاری و مسلم کو
اور ملاحظہ کرو کہ جو بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی آئی ہے کہ آئے
سعد بن عبادہ خدمت مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کی کہ مان میری
مر گئی ہے اور مین غائب تھا بروقت موت اوسکی تو مین دون کوئی صدقہ
اوسکی طرف سے جو اوسکو نفع دلوے تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
دے تو صدقہ بنام اوسکے تو ملیگا اوسکو اجر و ثواب اوسکا تو کہا حضرت سعد بن
عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین آپکو گواہ کرتا
ہون اس امر مین کہ اب یہہ باغ میرا بنام اوسکے صدقہ ہے رواہ بخاری و مسلم
وطبرانی و احمد و ابو داود وغیرہم رحمتہ اللہ علیہم مگر امام احمد اور ابو داود وغیرہم
کی روایت مین صرف کنوان بنام ام سعد کی آیا ہے اور طبرانی کی روایت مین

صرف صدقہ دینا آیا ہے اگرچہ ہو پارچہ سوختہ گو سفند کا جب بھی ثواب ہے
پھر ان احادیثون سے ثواب ہونا تو ثبوت ثواب عبادات مالیہ کا بخوبی ہو گیا
اب اس فعل کے اجر و ثواب کو بھی ملاحظہ فرماوین کہ کرنے اس فعل سے کیا بڑا
ثواب فریقین کو حاصل ہوتا ہے کیونکہ پھر کرنا صدقہ و دعا و استغفار زندونکا
حق مین موتیٰ کی ہدیہ ہے بمصداق اس حدیث شریف کے قال قال رسول اللہ
صلی اللہ اِنَّ اللّٰہَ لَیُدْخِلُ اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَھْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ
الْجِبَالِ وَاِنَّ ھَدِیَّۃَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ رواہ بیہقی
فی شعب الایمان و شرح مشکوٰۃ ترجمہ روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ
داخل کرتا ہے قبر والونکو دعا اہل زمین کی مثل ثواب پہاڑونکی یعنی بڑے
بڑے ثواب ہین دعا کے کہ حق تعالےٰ دیتا ہے مردونکو زندونکی مانند
پہاڑ کے اور تحقیق حق سے زندونکا طرف مردونکی بطور تحفہ و ہدیہ کے کہ وہ
کرنا دعا و استغفار وغیرہ کا ہے اول کے احادیثون سے تو ثابت ہوا تھا
ثواب عبادت مالیہ کا اور اس حدیث شریف سے ثابت ہوا ثواب عبادات
بدنیکا مانند فاتحہ خوانی و ختم قران شریف و درود و لطیف و کلمہ و استغفار وغیرہم کا
اب دیکھو جو شخص بعد فاتحہ خوانی وغیرہ کی ہاتھہ اوٹھا کر دعا وغیرہ کرتا ہے
تو حق تعالےٰ شرم کرتا ہے کہ ہین کیونکر ہاتھہ دعا گیرنکو درگاہ الٰہی سے
خالی پھیرون چنانچہ جسکی شاہد یہہ حدیث ہے قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا رواہ ترمذی وابوداؤد واحمد وبیہقی و شرح مشکوٰۃ ترجمہ روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رب تمہارا دایم وقایم صاحب بخشش وکرم کا ہے جب کوئی بندہ خدا کا دعا کرتا ہے ہاتھہ اوٹھاکر تو حق تعالےٰ شرم کرتا ہے کہ مین کیونکر ہاتھہ دعا تیرےکو بارگاہ اپنی سے خالی پھیرون۔ تو اب جائے افسوس ہے بلکہ صد افسوس ہے کہ حق تعالیٰ بے نیاز تو ہمارے ہاتھہ اوٹھانے دعا پر شرم فرماوے اور ہمکو شرم بھی نہ آوے سے ہاتھہ اوٹھاتے شرم آتی ہے دعا واسطے پھر اب دیکھو اس حدیث کو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِھِمَا وُجُوْھَکُمْ رواہ ابوداؤد در مشکوٰۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کے تم فراغت پاؤ دعا مانگنے سے پس ملو تم دونو ہاتھہ اپنے منھہ پر۔ اب حکم اس حدیث کا ہر خاص بلکہ سارے اہل اسلام پر ہے مگر حکم اس حدیث کا خاص ہے اور پھر مخصوص ہے اونکو کہ جو داخل جنت ہین۔ اگرچہ اونکو کوئی حاجت نہین ہے کیونکہ وہ تو خود ہی داخل جنت ہین مگر باوجود حصول ان جملہ مراتب بہشت کی جب کوئی شخص منجملہ مریدان عقیدت مند و فرزندان سعادت مند کی خاص اونکے حق مین دعا و استغفار وغیرہ کرتا ہے تو حق تعالےٰ اوسکو ایک اور بلند مرتبہ خاص جنت مین بدلی کرنے دعا و صدقہ و استغفار اوسیکی اوسکو مرحمت وعطا فرماتا ہے بمصداق اس حدیث شریف کے

قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَرْفَعُ الدَّرَجَۃَ
لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ بِاِسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ رواہ ابو داؤد۔
واحمد و شرح مشکوٰۃ و بخاری فی الادب عن ابو ہریرہ رض موقوفاً داخرجہ
البصا عن ابن سعید الخدری ولفظ بیہقی بدعاء ولدک لک وطبرانی وغیرہم۔
روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے بزرگ و برتر بلند کرتا ہے درجہ واسطے بندہ
نیک اپنے کے اگرچہ داخل ہے جنت مین تو دریافت کرتا ہے وہ بندہ مومن
کہ خدایا کہاں سے ملا مجھکو اب اور درجہ اور یہہ بلند مرتبہ تو فرماتا ہی حق تعالیٰ
اوسکو کہ یہہ درجہ ہے بالعوض کرنے دعا و استغفار فرزند ارجمند تیرو کی۔ پہر
دیکھو اس حدیث کو کہ جو بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ کوئی ایک تمہارا صدقہ تطوعاً
دیوے تو چاہئیے اوسکو کہ اجر و ثواب اوسکا بنام والدین اپنی کے بخشے اور اوسکی
اجر و ثواب سے بھی کچھہ کم نہوگا رواہ طبرانی و دیلمی و ابن ابی الدنیا وغیرہم۔
تو اس حدیث سے بہی بخوبی ثابت ہوگیا کہ جو شخص گیارہوین وغیرہ و یا فاتحہ
خوانی خاص بنام پیران پیر قدس اللہ تعالے سرہ کریگا و یا بنام دیگر بزرگان
دین کی تو بڑا ثواب اوسکو حاصل ہوگا بموجب اس حدیث شریف کے قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دَعْوَۃُ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ
یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دعا کرتا ہے واسطے

بہائی مومن اپنے کے غائبانہ تو حق تعالے اوسکو جلد تر قبول فرماتا ہے
کیونکہ عند راسہ ملک الموکل مقرر ہوتا ہے نزدیک سر اوسکے کے
ایک فرشتہ کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل اللھم امین ولک
بمثل رواہ مسلم وشرح مشکوۃ یعنی جو کوئی دعا کرتا ہے واسطے بہائی مومن
اپنے کے تو کہتا ہے وہ فرشتہ اللھم امین پھر علاوہ اسکے کہ جسکے نام
پر یہہ ایصال ثواب کا کیا جاتا ہے تو خود حق تعالیٰ اوس شخص کو ایک اور
مرتبہ بلند خاص جنت مین عطا فرماتا ہے بلکہ نام بھی اوس شخص کا اظہار کیا
جاتا ہے کہ یہہ ثواب مرسلہ خاص فلان مرید کا یا فلان فرزند تمہاریکا ہے
پھر خوش ہوتی ہے روح اوسکی کہ جسکے نام یہہ ایصال ثواب ہوتا ہے
اور پھر دعا کرتی ہے روح پر فتوح اوسکی حق مین اوسکے اور قبول ہوتی ہے
وہ دعا کیونکہ وہ خاص جنت مین کیجاتی ہے واسطے اوسکے حق تعالے
رحمت کرتا ہے اوسکو ثواب اسکا ساتھہ دلیل اس آیت کے قولہ تعالے
ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ترجمہ یعنی نہین ہے بدلہ احسان کا مگر احسان
اتنے ہوا آپکو بھی فضائل گیارہوین و فاتحہ خوانی و دیگر بزرگان دینکے بخوبی
معلوم ہوگئی کہ خاص یہہ فعل منجملہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہے نہ یہہ داخل بدعت پھر دیکہو اس حدیث مین یون آیا ہے قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا الرجل لاخیہ فی ظھر الغیب قال الملک
ولک مثل ذالک رواہ مشکوٰۃ یعنی جو شخص غائبانہ حق مین کسی برادر مومن

کی دعا خیر کرتا ہے خواہ حیات مین ہو خواہ بعد موت کے ہو غرضیکہ جب ہو تو کہتا ہے فرشتہ حق تعالیٰ کا کہ واسطے تیرے بھی ایسی ہو جیو اور اس حدیث مین یون آیا ہے کہ جو شخص دعا کرتا ہے حق مین کسی مومن کے یا واسطے اپنے یا واسطے مغفرت میت کے تو حق تعالیٰ دروازے رحمت کے کہولدیتا ہے واسطے اوسکے بموجب اس حدیث کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ فُتِحَ لَہٗ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ رواہ ترمذی وشرح مشکوٰۃ اب یہان ایک حدیث اور تحریر ہوتی ہے کہ جو حکم ہر خاص و عام بلکہ سارے اہل اسلام پر واجب ولازم ہے کہ درود وفاتحہ خوانی وغیرہم سے بنا بر میت کی غفلت نکیا کرین بلکہ ہر وقت وہر دم اسکا لحاظ رکھین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَہٗ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَیُدْخِلُ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَھْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ ھَدِیَّۃَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ رواہ بیہقی فی شعب الایمان واحمد وشرح مشکوٰۃ وغیرہ ترجمہ یعنی کہا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہے مردہ درمیان قبر اپنی کے مگر وہ مانند ڈوبی ہوئی کے ہے اب تمکو لازم ہے بلکہ واجب اور ضرور ہے دستگیری اوسکی کیجاوے اور ہاتھہ اوسکا پکڑ اجاوے

کیونکہ وہ امید کرتا ہے تم سے دعا کا کہ پہونچاوے اوسکو باپ اوسکا
یا ماں اوسکی یا بہائی اوسکا یا کوئی دوست اوسکا جو ہووے جب پہونچیگی
اوسکو وہ دعا تمہاری تو وہ مردہ اوسکو دوست زیادہ رکہتا ہے دوجہان
سے اور تحقیق اللہ تعالے پہونچاتا ہے دعا اہل زمین کی مانند پہاڑونکے
بڑے بڑے وزن کرکے دیاجاتا ہے ثواب اور البتہ یہہ تحفہ ہے
زندون کا حق مین طرف مردونکے وہ کرتا ہے صدقہ و دعا و استغفار وغیرہ کا
مروی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی گہر والا کہ مرجاوے اونمین کوئی میت
پہر وارث اوسکے یعنی بعد اوسکے صدقہ دین واسطے میت اپنی کے تو
حضرت جبرئیل علیہ السلام اوس ہدیہ کو رکہتے ہین ایک طبق مین جو بنا نور
ہوتا ہے وہ نور حق سے پہر وہ کہڑے ہوتے ہین کنارے قبر میت کے
اور کہتے ہین اے گہری قبر والے یہہ ہدیہ ہے کہ تیری گہر والون نے تجہکو
بہیجا ہے تو اوسکو قبول کر تو وہ نہایت درجہ کو خوش ہوتا ہے اپنی زندونسے
اور رنجیدہ ہوتے ہین اوسکے پڑوسی کہ جنکو کچہہ ہدیہ نہین بہیجا جاتا ہے
رواہ طبرانی فی اوسط اور بہر مطابق اسکے یہہ حدیث بیہقی رحمتہ اللہ علیہ
کی ہے وہ یہہ ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذا
تَصَدَّقَ الرَّجُلُ عَنِ المَیِّتِ اَمَرَ اللّٰہُ جِبْرَئِیْلَ اَنْ یَحْمِلَ اِلٰی قَبْرِہٖ
وَمَعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفِ مَلَکٍ فِیْ اَیْدِیْہِمْ کُلِّ مَلَکٍ طَبَقٌ نُوْرٍ یَحْمِلُوْنَ اِلٰی

قبرہ ویقول السلام علیکم یا ولی اللہ ھذا ھدیۃ فلان بن فلان ترجمہ
یعنی جب کوئی شخص فاتحہ وخیرات وغیرہ کرتا ہے ساتھ نیت ایصال ثواب
میت کے تو حکم کرتا ہے اللہ تعالے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہ جاؤ
تم طرف قبر اوسکیکے اور ہمراہ لو اپنے تم ستر ہزار فرشتون کو ساتھ طبقون
نور کے تو وہ آتے ہین قبر میت پر اور سلام علیک کرتے ہین اور کہتے ہین
کہ اے دوست اللہ کی یہہ ہدیہ مرسلہ فلان بن فلان کا ہے تو وہ مردہ
خوش ہوتا ہے اور حق مین زندون کے دعا خیر کرتا ہے پہر دیکہو کہ
جو شخص غایبانہ واسطے کسیکی دعا خیر کرتا ہے تو حق تعالی اوسکو جلد تر قبول
فرماتا ہے مگر شرط یہہ ہے کہ وہ دعا بہی ساتھ محبت واخلاص کے
ہووے نہ ساتھ ریا کے اور خوش آمدگی اور وہ حدیث شریف یہہ ہے
قال علیہ السلام ان اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غایب لغایب رواہ ترمذی
در شرح مشکوٰۃ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہایت جلد تر بندہ مومن کے وہ دعا
قبول حق ہوتی ہے کہ جو صدق محبت سے ہو اور وہ درجہ قبولیت کا بہی
رکہتی ہے کہ جو غایبانہ ہووے حق مین بہائی مومن کے تو اب ہر فرد بشر پر
واجب ولازم ہوا کہ دعا مغفرت بنا بر میت کے جملہ ضروریات سے ہے
پہر ساتھ اوسکے صدقہ واستغفار و درود وکلمہ طیبہ وختم قرآن شریف وفاتحہ خوانی
ضرور ہے بلکہ تمہارے یہہ دعا فائدہ مندتر زیادہ ہے حق مین موتہ کے

دنیا و مافیہا سے۔ مگر ہم لوگ کیا کرین کہ ہمکو خود بخود ساتھہ اون اولیاء اللہ رحمت اللہ علیہم کی محبت قلبی و اخلاص دلی ہے جب تو ہم لوگ دل سے معتقد آنحضرات رحمت اللہ علیہم کے ہین یا بموجب حکم اس حدیث کے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احب اللہ العبد قال جبرئیل علیہ السلام قد احببت فلانا فاحبہ فحبہ جبرئیل نیادی فی اھل السماء ان اللہ عز وجل قد احب فلانا فاحبوہ فحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ فی للقول اھل الارض ۵ رواہ بخاری وموطا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے جب کسیکی مقبول اپنا کرتا ہے اور اوسکو دوست ومحبوب بناتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ آج ہم نے فلان شخص کو اپنا دوست اور محبوب کر لیا تم بھی اسکو اپنا دوست ومحبوب دلی بنالو اور اے جبرئیل علیہ السلام پھر اسمانکی فرشتون سے بھی باواز بلند کہدو کہ حق تعالی نے آج بفلان شخص کو اپنا دوست کر لیا ہے تم بھی اوسکو اپنا محبوب ودوست کر لو پھر اسیطور سے باواز بلند اہل زمین سے بھی کہدو کہ وہ بھی اوسکو اپنا دوست ومحبوب کر لیوین۔ اسواسطے تمامی خلق اللہ طرف اوسکے رجوع کیا کرتی ہے ورنہ آپ جیسے ہزارون دشمن اونکے ہوتے ہین اور طرح طرح جسے ہمکو اونکی دوستی سے منع کیا جاتا ہے مگر ہم کیا کرین کہ ہم خود مجبور اس حکم خدا اور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین۔ پھر اب یہہ جملہ ثبوت ہر ایک امر کا خود آیات وحدیث شریف دیکھلو موجود ہے اب جو شخص اسکا منکر ہوا وہ مردود ہے [illegible] بلکہ وہ جاہل مطلق ہے اور منکر ہے وہ

اب خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان **مسئلہ نامزدہ کا** اب رہا ثبوت
اس بات کا کہ نامزدہ ہوجانے کسی اشیاء عالم سے کوئی قباحت شرعیہ لازم
نہین آتی ہے کیونکہ اس عالم دنیا کی کوئی چیز زید وبکر وعمر کے نام سے خالی
نہین ہے دیکھو ہر شخص یہی کہتا ہے کہ یہہ زوجہ فلان شخص کی ہے اور یہہ فرزند
خاص میرا ہے یا فلان شخص کا ہے پھر اسیطور سے یہہ مکان وزمین وملک
وچاہ ومدرسہ ومسجد میری ہے یا فلان شخص کی ہے تو اب فرمائے کہ اب
اوس مسجد مین جو نماز کہ فرض خدا ہے وہ ہوگی یا نہین **دوسرے** اس
حساب نامزدہ سے تو کل نمازی بھی مشرک ہوئے جاتے ہین اب جسوقت
جس نمازی سے آپ یہہ دریافت کرینگے کہ میان تم نے نماز پڑہ لی اور کسوقت
کی پڑہی تو وہ آپکو یہی جواب دیگا کہ میان صبح کی اور ظہر وعصر کی اور اب مغرب
وعشا باقی ہے پھر جب اور دریافت کیا جاویگا کہ کہان پڑہی تو وہ آپکو یہی جواب
دیگا کہ صبح کی نماز تو گہر مین اور ظہر کی قاضی صاحب کی مسجد مین اور عصر کی مولوی صاحب
کی مسجد مین اور مغرب کی کنارے دریا کے اور عشا کی پھر گھر مین تو ان سب
صورتون مین اب کوئی نماز خدا کے نام کی نہوئی اور نہ کوئی مسجد خدا کی ہوئی
بلکہ مسجد تو یہہ قاضی صاحب کی ہوئی یا ہوئی مولوی صاحب وغیرہ کی اور پھر یہہ
نماز بھی وقتونکی ہوئی نہ خدا کی حالانکہ جملہ مسجد ونماز خدا کی ہے نہ وقت وغیرہ کی
جواب تیسرا یہہ ہے کہ اسیطور بلکہ اسیوجہہ سے ہر شخص یہی کہتا ہے یہہ گا
دبکر او عمر خاص میرا ہے یا فلان شخص کا بلکہ یہہ جسم وجان اور دل میرا ہے
یا فلان شخص کا ہے غرضیکہ ہر ایک چیز اس عالم دنیا کی یا تو تمام زندہ سے ہے

یا بنام ہوتہ ہے اگر یہہ جملہ اشیاء مذکورہن جو ملک خلق اللہ ہے تو پہر حکم
وما اھل بہ لغیر اللہ کیونکر ہے اور جو یہہ جملہ ملک خاص اللہ تعالی شانہ کی
ہی تو پہر یہہ خرید فروخت کرنا سوائے خدا کے مخلوق الہی سے کیونکر جائز ہی
چوتھے ہم دریافت کرتے ہین کہ جس صورت مین حق تعالی جلشانہ نے اوس
جانور کو خود حلال پیدا کیا تھا اور نہ اوسکو حرام کیا اب صرف نامزدہ ہونے
سے وہ کیونکر ناپاک ہو گیا حالانکہ ابہی اوسمین جان باقی ہے جب بھی وہ
حرام ہو گیا کیا خوب عقیدہ منکر کا ہے پانچوین اگرچہ وہ نامزدہ ہو جانے
سے حسب قاعدہ منکرین کے ناپاک ہو گیا تھا مگر جب وہ ساتھ نام خدا کے
ذبح کیا گیا حلال وطیب ہو گیا بوجہہ بزرگی نام خدا کے دوسرے وہ پہلے
سے بھی خود حلال جانور اوسکو حق تعالے نے پیدا کیا تھا نہ حرام کیا تھا۔
اور جو آپکے نزدیک خدا کا نام غالب نہین ہے ہر نام مخلوق سے اور وہ
مغلوب ہے اور مخلوق کا نام غالب تر ہے تو ایسا عقیدہ اور ایمانکا خدا حافظ
ہے پناہ خدا کی ہے ایسے عقائید بد سے **حال بیان شان ونزول**
آیت وما اھل بہ لغیر اللہ مفسرین اہل دین نے شان ونزول اس
آیت کا اسطور سے ارقام فرمایا ہے کہ بروقت اعتراض کرنے مشرکین
بددین کے کہ جو اہل مکہ سے تھے وہ کہا کرتے تھے اہل اسلام کو بطور الزام
کے تم لوگ نہین کہاتے ہو مردار کو اور حال یہہ ہے کہ تحقیق مارا ہے
اوسکو خدا نے کہ جو تم نہین کہاتے ہو اوسکو اور کہاتے ہو تم اوسکو کہ جسکو
تم خود اپنے ہاتھ سے مارتے ہو اور ترجیح دیتے ہو تم کشتہ اپنکو اوپر کشتہ

خدا کے تو اوسوقت حق تعالی نے بطور الزام کفار کے اس آیت کو نازل
فرمایا کہ یہہ جملہ گشتہ تمہارے کہ جنکو تم حسب عقائد خود حلال جانکر کہاتے ہو یہہ
سب جانور تمہارے اور گوشت حرام ہین اور جو اہل سلام کہاتے ہین گوشت
جانور حلال کا ذبح کرکے ساتھ نام خدا کے وہ سب حلال ہین پہر اہل قریش
بدکیش بروقت ذبح جانور کے نام لات وعزا کا لیا کرتے تھے نہ نام خدا کا پہر یہہ
رسم اور عادت اور قاعدہ اوسکا علیحدہ تھا کہ وہ جانورونکو چہار اقسام پر مقرر
کیا کرتے تھے اور وہ چہار اقسام کفار قریش کے یہہ تھے ۔ ایک تو بحیرہ وصیلہ
سائبہ ۔ حام اور بعض قبائل عرب کے مانند بنو ثقیف وبنو عامر وخزیمہ وبنو مدلج
اونمین فروخت کو حرام جانتے تھے اور جب کوئی بچہ منجملہ مواشیان اونکی ہوتا
تھا اور وہ اوسکو جو بطور نیاز بت کے کیا کرتے تھے تو اوسکے کانکو چیر دیتے
تھے بطور نشان اور اعلان ہر خاص وعام کی اوسکو بحیرہ کہتے ہین [۱] اور جب
کوئی جانور کو بنام کسی بت کے وہ آزاد کیا کرتے تھے تو وہ اوسکو باختیار خود اوسکے
چہوڑ دیتے تھے اور وہ اوسکو سائبہ کہتے تھے [۲] اور بعضون نے یہہ انتیاز
کیا تھا کہ جو بچہ نر ہوتا تھا تو وہ بنام کسی بت کے نیاز کرتے تھے کہ اس جانور کو بنام
فلان بت کے ذبح کرونگا اور جو مادہ ہوتی تھی تو اوسکو وہ خود رکہتے اور اگر
نر و مادہ دونون ملے ہوئے ہوتے تھے تو وہ دونون کو بھی خود رکہ لیتے تھے
اوسکو وصیلہ کہتے تھے [۳] اور جب اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے
تھے تو اوسکو سواری وغیرہ سے موقوف کرتے تھے اور نہ اوسکو چارہ وپانی
سے روکتے تھے اور اوسکو وہ حام کہتے تھے اور وہ ان امور اکو عین شریعت

خود جانتے تھے اور بتونکو اپنا معبود حقیقی بناتے تھے پھر اسیطور سے
اہل یہود نے بھی اپنا یہہ طریقہ مقرر کرلیا تھا باوجود منسوخ ہوجانے شریعت
اونکے وہ اونٹ کا گوشت اور دودہ اور چربی اور ناخن دار جانوروں کو اوپر اپنے
حرام جانتے تھے جسطور سے کہ اب اہل ہنود گوشت گائے کو برخود حرام جانتے
ہین اسیطور سے اب یہہ منکرین کہانے گیارہوین وفاتحہ کو کہ جو بطور ایصال
ثواب میت کے ہوتی ہے اوسکو وہ حرام کہتے ہین حالانکہ حرام وحلال کا
کرنا یا اختیار کسیکی نہین ہے بلکہ یہہ اختیار خاص حق تعالی کو ہے یا اوسکے
رسول علیہ السلام کو دیکہو حق تعالی ہمکو فرماتا ہے وکلوا مما فی الارض حلالا
طیبا حکم ہر خاص وعام ہے بوادید اس رسم اور راہ کے حق تعالی جلشانہ نے
سورہ مائدہ کی ابتدا مین حکم ہر خاص وعام کو فرمایا ہے احلت لکم بھیمۃ الا
نعام الا مایتلی علیکم یعنی حلال کیہ گئی ہین واسطے تمہارے چوپائے جنکے والی
علاوہ گدہے خچر وغیرہم کے اب جس جانور حلال کو تم جب ذبح کروگی وہ حلال
ہے کذا فی فتح الرحمن وموضح القران وتفسیر احمدی وغیرہم دار تو لفضح دلائل بعدہ
حق تعالی جلشانہ نے اب اسکی تشریح یون فرمائی ہے درمیان اس آیت کے
حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر۔ یعنی حرام کیا گیا واسطے تمہاری مردار
اور خون اور گوشت سور کا وما اہل بہ لغیر اللہ یعنی وہ جو کچہہ کے سوائے
نام خدا کے بر وقت ذبح جانور کے پکارا جاوے وہ تمکو حرام ہے اول تو
یہہ آیت اظہار حال کفار کے حق مین ہے دوسرے پھر اسمین اظہار کرتا
ہے اقسام حرام ہوجانے گوشت کے مانند کالا کہوٹی ہوے اور پتھر ولکڑی سے

مارے ہوی اور گرا ہوا بلندی سے یا سنگ کا مارا ہوا یا وہ جانور کہ جسکو درندہ
نے پکڑ کے کھا لیا ہے اور پہر وہ جانور کہ جو صلیب پر ذبح کیا جاوے ساتھہ نام
عیسی علیہ السلام کے یہہ جملہ جانور اور گوشت اوسکے تمکو یعنی اپ اہل اسلام کو مطلق
حرام ہین پس اس آیت سے اب بخوبی ثابت ہوگیا کہ مسلمانون کا ذبحہ حلال ہے
جیسا کہ صد ہا دینیہ کتابون نے اسپر تنقیض کی ہے پہر کلام حق تعالی کا اسکا خود شاہد
حال ہے پہر ایک آیت کے بعد فرماتے ہین قولہ تعالی وطعام الذین اوتوا الکتب
حل لکم یعنی اور کتاب والون کا کہانا ذبحہ کا تمکو حلال ہے مگر شرط ہے کہ جب
وہ جانور ساتھ نام خدا کے ذبح کیا جاوے ورنہ وہ حرام ہے واسطے کسی تمہارے
اہل مذہب والیکا ذبحہ درست نہین ہے اوّل تو شرط اسلام ہے دوسرے
پہر وہ جانور بھی ساتھ نام خدا کے ذبح کیا جاوے جب وہ حلال ہے اور اہل
سنت وجماعت کا بلکہ سارے اہل اسلام کا اتفاق ہے چنانچہ عارف شعرانی
قطب صمدانی رحمتہ اللہ علیہ میزان کبریکی دوسری جلد کتاب الصید والذبایح
مین لکھتے ہین اجمعوا علی ان المسلم بما ذبحه المسلم العاقل الذی الا یعنی
اہل سنت وجماعت بلکہ چارون مذہب کا اتفاق ہے کہ مسلمان عاقل بالغ کی
ذبحہ حلال ہے اور اسپر اجماع ہے کہ کافر غیر کتابی کا ذبحہ حرام ہے از فتح الرحمن
وموضح القران وتفسیر احمدی وتوضیح دلائل اور صحیح بخاری مین بروایت ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ کی آیا ہے کہ طعام اہل کتاب سے وہ ذبحہ اہل کتاب ہے مگر بشرط
ذبح ہونے جانور کے ساتھ نام خدا کے ہی ورنہ حرام ہے پہر حق تعالی سورہ
انعام مین اس مسئلہ کی اب تشریح خود مفصل بیان فرماتے ہین فکلوا مما ذکر

اسم اللہ علیہ انکنتم بآیتہ مومنین وبعدہ دیگر قولہ تعالیٰ ومالکم الا تاکلو
مما ذکر اسم اللہ علیہ وقد فصل لکم ما حرم علیکم ترجمہ یعنی کہا کہ تم اوس چیز کو
کہ جسپر نام خدا کا لیا گیا ہے اگر تم اوسکی آیتون پر ایمان لائے ہو اور تم کیون
نہین کہاتے ہو اوس چیز کو کہ جسپر وقت ذبح جانور کے نام خدا کا لیا جاتا ہے
وہ تمکو حلال ہے اور طیب حالانکہ تفصیل وار ہمنے اوپر تمہارے حرام کو اور
حلال کو بیان کر دیا ہے کذا فی فتح الرحمن وموضح القران وتفسیر احمدی وتوضیح الدلائل
وغیرہم یعنی جس جانور حلال پر نام خدا کا لیکر ذبح کیا جاویگا وہ جانور بیشک
حلال ہے اب مسلمان اہل اسلام کو لازم ہے کہ بلا تردد بلکہ بلا وسواس اوسکو
کہاوین کیونکہ حرام چیزون مین اسکا شمار نہین ہے اور نہ کوئی قید اسمین
نام زدہ کی ہے حالانکہ اب یہہ حکم بھی خاص حق تعالیٰ کا حق مین نامزدہ جانور
کی صادر ہوا ہے پہر خود اس آیت سے حکم ہے کہ وقت ذبح جانور کے نام خدا کا
لیا جاوے اور خود یہہ شرط اس آیت سے معلوم ہوئی ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم
اللہ علیہ وانہ لفسق یعنی مت کہاو اوس چیز کو جسپر نام خدا کا نہ لیا جاوے
وہ بیشک تمکو حرام ہے اور اوسکا کہانا گناہ ہے اب خود اس آیت سے
بھی بخوبی معلوم ومفہوم ہو گیا کہ وقت ذبح جانور کے نام خدا کا لینا شرط ہے
پہر اگلی آیت مین فرماتا ہے قد فصل لکم ما حرم علیکم یہہ خود کلمہ مصداق
اظہار حرام وحلال کا ہے اب جو امر کہ برخلاف اسکے ہو اوسکو بالائے طاق
رکہنا ضرور ہے پہر مطابق اس کلام کے حق مین ابدال لینا حدیث شریف سے بھی
ضرور ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان قوما قالو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان ھھنا اقواما حدیث عھد ھم بشرک یاتوننا بلحمان لاندری ایذکرون اسم اللہ علیہ ام لا قال علیہ السلام اذکروا انتم اسم اللہ وکلو رواہ مشکوٰۃ و بخاری وابو داؤد وابن ماجہ ونسایہ وغیرہم روایت حضرت محبوبہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اصحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہہ مدینہ مین بہت اقوام کے لوگ مانند نو مسلم واہل کتاب وغیرہ گوشت کو لاکر کے فروخت کرتے ہین اور اونکا حال ہمکو معلوم نہین ہے کہ وہ لوگ وقت ذبح جانور کے خدا کا نام لیتے ہین یا نہین لیتے ہین کچہہ حال معلوم نہین ہوتا ہے تو فرمایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم خود خدا کا نام لیکر کہایا کرو رواہ بخاری وغیرہ اب دیکہو اس حدیث مین کلمہ اقواما حدیث عھد ھم بشرک موجود ہے ملاحظہ کرکے انصاف فرماوین کہ اب نامزدہ سے کیونکر حرام ہے اس حدیث حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور خود یہہ کلام حق سے کہ جس نے آپ خود تمام کا فیصل کردیا منکرین کا بیان اہل تفسیرہا مفصل ذیل و تحت آیت وما اھل بہ لغیر اللہ مگر اب ہمارے نزدیک وہ جانور حکم وما اھل بہ لغیر اللہ مین داخل ہے جو وقت ذبح جانور کے ساتھہ نام غیر خدا کے ذبح کیا جاویگا تو بیشک وہ حکم وما اھل بہ لغیر اللہ مین داخل ہوجاویگا اگرچہ وہ نامزدہ ہو سات نام کسی کے کوئی قباحت اوسکو نہین ہے ہم وور تفسیر منثور وارد است وما اھل بہ لغیر اللہ روایت کرد ابن منذر از ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ در قول او تعالی وما اھل بہ لغیر اللہ گفت ذبح کردہ شود جانور برائے غیر خدا و گرفتہ شود نام

غیر اللہ بروقت ذبح جانور حرام است و بروایت ابن جبیر از ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہم در تفسیر قولہ تعالےٰ وما اهل به لغیر اللہ الخ کہ ذبح کردہ شود
بنا بر شیاطین و نام اصنام گرفتہ شود بوقت ذبح و بروایت کردہ ابن ابی حاتم
از مجاہد در تفسیر وما اهل به لغیر اللہ آن جانوری کہ ذبح کردہ شود برائے
غیر اللہ و بروایت دیگر از ابن ابی حاتم از ابو عالیہ میگوید کہ الخ ذکر کردہ شود
برائے غیر خدا بروقت ذبح کیونکہ شرط بروقت ذبح جانور کے ہے دیکہو تفسیر
فتح البیان اور پہر روح البیان فتح البیان و تفسیر روح البیان مین ہے
ای حرم بالصوت عند الذبح للصنم و در تفسیر جلالین مین وما اهل به
لغیر اللہ ای ذبح علی اسم غیرہ والاهلال رفع الصوت وکانو یرفعون
عند ذبح للصنم اور پہر اسیطور سے تفسیر معالم و کشاف و مدارک و نیشاپوری
و عباسی و حسینی و بیضاوی وغیرہم وما اهل به لغیر اللہ ذبح للاصنام فذکر
علیہ غیر اسم اللہ عز وجل والاهلال رفع الصوت درفع به الصوت
للصنم و ذالک قول اهل الجاهلیة باسم اللات والعزیٰ ترجمہ اور وہ جو
کچہہ کی شہرت سے پکارا جاوے بروقت ذبح جانور کے ساتھ نام غیر اللہ
کے واسطے بت کے پہر ذکر کیا جاوے روبروئے اوسکے سوائے نام
خدا کے وہ غیر اللہ ہے اور اصل اہل وہ ہے کہ جو بلند کیا جاوے
آواز کو بروقت نکلنے چاند کے واسطے بتکے اور یہہ رسم بلکہ عادت کفار کی
تھی کہ ایام جہالت مین جانورون کو اونکے ساتھ نام خدا کے نہ ذبح کیا کرتے
تھے بلکہ اونکو ساتھہ نام لات و عزا کے ذبح کیا کرتے تھے اور یہہ دو بت تھے

معظمہ مین مشہور و معروف تھے اور تفسیر مدارک ومآ اھل بہ لغیر اللہ
ذبح الاصنام فذکر علیہ غیر اسم اللہ عزوجل واصل الاہلال رفع الصوت للصنم
وذالک قول اہل الجاہلیۃ باسم اللات والعزا اور تفسیر کشاف ومآ اھل بہ
لغیر اللہ اے رفع بہ الصوت للصنم وذالک قول اہل الجاہلیۃ باسم اللات والعزا
ودر تفسیر زاہدے ومآ اھل بہ لغیر اللہ اے وماذبح لغیر اللہ برفع الصوت
ولہذا سمی الہلال لرفع الناس اصواتہم عند رویتہ ودر تفسیر بیضاوی وما اہل بہ
لغیر اللہ اے رفع الصوت عند ذبحہ للصنم والاہلال اصلہ رویتہ الہلال یقال اہل
الہلال ودیگر تفسیر ومآ اھل بہ لغیر اللہ اے ذبح الاصنام ودر تفسیر حداد
ومآ اھل بہ لغیر اللہ بہ اے حرم علیکم ماذکر علیہ عند الذبح اسم غیر اللہ و
ذالک اور یہہ تفسیر عبد الصمد و تفسیر حداد وغیرہ ومآ اھل بہ لغیر اللہ بہ الصوت
للصنم وہم در دیگر تفسیرہا موجود ست ومآ اھل بہ لغیر اللہ اے حرم
علیکم ماذکر علیہ ذبح اسم غیر اللہ وذالک ترجمہ یعنی حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے
وہ چیز کہ جو ذکر کیجاوے بروقت ذبح جانور کے سوائے نام خدا کے تو وہ
جانور اور گوشت اوسکا تمکو حرام ہے یہہ مطابق اسکے خود کلام حق تعالی بہی
ہمکو اسیطور سے حکم دیتا ہے ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق
اب یہان پر منکرین مین سے یہہ دہوکا دینگے کہ یہہ قول مفسرین کا نزدیک
اکثر اہل فقہہ کے قابل تسلیم نہین - کیونکہ اکثر فقہا کا یہہ قول ہے کہ نامزد
جانور حرام ہے اگرچہ وہ جانور ساتھہ نام خدا کے ذبح کیا جاوے جب بہی وہ
حرام ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ بیشک وہ اب منکرین جملہ لی علمون کو

یہہ دہوکا دینگی کہ مفسرین کے قول کا کچہہ اعتبار نہین ہے کیونکہ اونکو اختیار
ہے کہ جسقدر چاہین بیان کرین اور رطب یابس اوسمین داخل کردیوین مگر
اعتبار قول فقہا کا ہے کہ وہ سند ہر ایک مسئلہ کی کتاب وسنت سے لاتے
ہین اور بدون نص کے وہ کلام نہین کرتے ہین تو اسکا جواب بہی یہہ ہے
کہ جب خود نص خدا ورسول علیہ السلام کے خاص اس مسئلہ مین موجود ہے
اور علما مفسرین نے اوسکی خوب تشریح کردی ہے اور پہر مطابق وہ قول
اون مفسرین کا ساتھ نص الہی کی وہ حق ہے اگرچہ مخالف ہون وہ قول فقہا
سے یا صرف بمزید احتیاط وغیرہ کے قول فقہا کا تو اوس صورت مین ہمکو اب
اختیار ہے کہ جسطرف حق تعالی کا قول مطابق ہویگا اوسکو ہم تسلیم کرینگے نہ قول
شک وشبہہ کو دوسرا جواب یہہ ہے کہ جب قول فقہا کا اس مسئلہ خاص مین
ساتھ قول مفسرین کے خود مخالف ہوا اور باہم تعارض پیدا ہوا تو اب اسمین
یہہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حرام درست وصحیح ہے یا وہ حلال ہے بوجہہ
معارض ہو جانے کلام ایک دوسرے کی تو اس صورت ہذا مین اب ہمکو یہہ
امر بہتر معلوم ہوتا کہ اب تہہ قول حق تعالی کے رجوع کرنا بہتر ہے بلکہ افضل
ہے کہ جو بلا تردد بلا شبہہ ہے اور پہر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اوسکی تائید مین علحدہ موجود ہے تیسرا جواب یہہ ہے کہ یہہ ہدایت وما اہل
بہ لغیر اللہ کی صرف یہہ ایک آیت ہے پہر وہ بھی مجمل ہے نہ مفصل ہے
بلکہ اوس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو جانور نامزدہ ہے اگر وہ ساتھ اوسی
نام کے ذبح کیا جاویگا تو وہ حرام ہو جاویگا اور جب وہ جانور نامزدہ ساتھ نام

خدا اسکے ذبح ہویگا وہ حلال ہوجاویگا کیونکہ آیت حلت ذبح جانور مین خود کلام
حق کا مفصل و مشرح موجود ہے پہر وہ کلام حق کا بطور الزام اہل اسلام ہے
چوتھے جواب یہہ ہے کہ جب خود کلام حق مین یہہ کلمہ درمیان اس آیت کے
موجود ہے **قولہ تعالی** قد فصل لکم ما حرم علیکم تو اب کوئی جاے متنازع
کی نرہے اور خود کلام حق نے اسکا فیصلہ کردیا مگر واسطے ایماندار کے نہ
واسطے غیر ایمان کے و بجاء دیگر یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبت ما
احل اللہ لکم و لا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین **ترجمہ** یعنی اے
لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاکیزہ چیز کو اور اوس چیز کو جسکو اللہ تعالے
نے حلال کیا ہے واسطے تمہارے اور مت نکلو حد سے تحقیق اللہ تعالے
نہین دوست رکہتا ہے حد سے نکل جانیوالونکو۔ **پانچوان جواب**
یہہ ہے کہ اب حرام اور حلال کا کرنا نہ باختیار فقہا کے ہے اور نہ باختیار
مفسرین ہے بلکہ یہہ اختیار خاص حق تعالے کو ہے یا اوسکے رسول
علیہ السلام کو تھا **چھٹے جواب** یہہ ہے کہ اب خاص اس مسئلہ مین جو
فقہا و مفسرین کی جو اختلاف واقع ہے تو اب ہم عمل کرینگے کہ جسطرف
قول حق تعالی کا ہوگا اور پہر اوسکے رسول علیہ السلام کا جو موافق
تو اوسکو قبول کرین اور جب کوئی فقیہہ اوسکو ساتھ نص حق کے [illegible]
اوسکا قول بھی اوسوقت بیشک وہ قبول کیا جاویگا اور یہہ مسئلہ [illegible]
بہی نہین جو بلادلیل اختیار کیا جاوے۔

بیان نیت نیک و بدکا

اگر دار مدار بہ نیت ہے تو نیت نیک و بد کا کرنا باختیار آدمی کے ہے نہ باختیار حیوان سے پہر اگر نیت بد ہے تو نیت بد کی سزا اوسکو ملیگی نہ حیوان کو اور جو نیت نیک ہی تو پہر اجر و ثواب اوسکا حق تعالےٰ اوسکو مرحمت کریگا مثلاً ایک شخص اہل اسلام نے جانور کو ذبح کیا ساتھہ نام خدا کے اور پہر یہہ نیت کی کہ مین گوشت اسکا خود کہاؤنگا اور پہر اور کسی کافر و مشرک و یا عورت فاحشہ ہنودیہ غیرہم کو بہی کہلاؤنگا اور تحفہ بہی کسی اہل ہنود کو بہیجونگا اور پہر مین خوب شراب پیکر ساتھہ اوس عورت فاحشہ ہنودیہ کی مباشرت کرونگا یا ساتھہ اوس کافر کے شراب پیکر کباب اوس جانور کے گوشت کے ہمراہ کافر کے کہاؤنگا تو ان سب صورتونمین جانور کا کیا قصور ہے اگر قصور بہی ہے تو اوس شخص کا ہے کہ جسکا یہہ فعل ہے اور حق تعالیٰ بہی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى یعنی جسکا جو بوجہہ ہے وہ اوسکا ہم اوسی پر بوجہہ رکہینگے نہ بوجہہ غیر کا غیر پر رکہا جاوے یہہ نہوگا تو آپ فرماے کہ وہ جانور حلال اور گوشت اوسکا کیونکر حرام ہے اور حکم وما اہل بہ لغیر اللہ مین داخل ہوجاویگا یا نہین حالانکہ جانور جو ذبح ہوا ہے وہ واسطے خوشنودی فاحشہ اور پہر براے خوشنودی کافر ہے اور پہر براے خوشنودی نفس خود تہا تو اب جانور حلال ہوا یا حرام پہر اسیطور سے نیت قصاب کی کب واسطے خوشنودی خدا کے ہوتی ہے بلکہ نیت اوسکی خاص براے حصول زر فایدہ و فروخت گوشت سے ہے اور وہ کیونکر جائز ہے اور خوشنودی اوسکی ذبح جانور مین بنابر حق تعالیٰ کی نہین ہے بلکہ براے حصول زر سے تو زر ہی غیر اللہ ہے پہر نیت اوسکی وقت ذبح جانور کے یہہ نہین ہوتی ہے کہ خاص یہہ

جانور واسطے فروخت گوشت اہل اسلام کے ہے بلکہ نیت اوسکی فروخت
گوشت مین کافر ومشرک بہی شامل ہے اور مقصود اصل نہ ہے وہ بہی
غیر اللہ ہے۔ اب جواب اسکا نص قطعی سے دیا جاوے اور تاویلات کو
بالائے طاق رکہین پہر اسیطور سے جانور عقیقہ و قربانی و تقریب شادی خطبہ
وغیرہم کیونکر جائز ہین حالانکہ عقیقہ مین یہہ کہا جاتا ہے کہ بالعیوض جانکے
جان اور بالعیوض خون کے خون اور بالعیوض گوشت کے گوشت اور پہر
اسیطور سے حال قربانی کا ہے کہ یہہ بکرا میرا ہے اور یہہ گائے فلان کی ہے
باقی علی ہذا القیاس۔

بیان حال نیت کافر ومشرک کا

جو بیع اسلام کے غیر معتبر ہے اول تو نیت کافر ومشرک کا شرع شریف مین کچہہ
اعتبار نہین ہے کیونکہ حکم شرعیہ ہے کہ بنا فاسد کے فاسد ہوا کرتی ہے
جس صورت مین کہ بحکم خدا اور رسول علیہ السلام جملہ معبودات اونکے نزدیک
اہل اسلام کے باطل ہین تو یہہ نیت بہی اوسکی جو اوسکو ساتھ اوس جانور
نامزدہ کی ہے نزدیک اہل اسلام کے باطل ہے دیکہو اس حدیث عمر
بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہ عمر بن عاص نے حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
مین عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاص نے وصیت کی تہی کہ
بعد موت میری کے میری طرف سے سو غلام آزاد کرنا تو ہشام نے اوسکی طرف
سے پچاس غلام آزاد کردئے ہین تو فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین صدقہ اور حج اور عتق یعنی بخشش و کرم کرنا سوا اپنے اہل اسلام کے

اگر وہ مسلمان ہوتا تو اوسکو اسکا اجر و ثواب ہوتا رواہ ابو الشیخ و ابن حبان بسند
صحیح فی کتاب الوصایا تو اس صورت مین اب کافر و مشرک کی نیت کا کچھہ اعتبار
اسلام مین نہین ہے تو اب اہل اسلام کو لازم نہین ہے کہ نیت بد کافر و مشرک
کو وہ حالت اسلام مین خود تسلیم کرے اور خود کافر نہ بنے بلکہ اوسکو تو یہہ لازم
ہے کہ اول تو اوسکو اور پہر اوسکے نیت کو اور ایمان کو مردود جانے کیونکہ جب
خود جانب حق تعالے سے درمیان کفر اور اسلام کی مخالفت اور ضد ہے
اور پہر نہ باہم موافقت ہے تو اب کیونکر یہہ اوسکے فعل بد و نیت بد و ایمانکو تسلیم
و تصدیق کرتا ہے جو خود کافر ہوا جاتا ہے اور پہر کب حکم خدا اور رسول علیہ السلام
کا ہے کہ تم نیت بد اور ایمان مردود کافر کو قبول کرو تو اسصورت مین جملہ جانور
نامزدہ کفارون کہ جو آزادہ کردہ بلکہ وہ خارج از ملک شدہ سے ہین اب وہ
بطور آزاد اور لاوارث کی ہین یا وہ مانند جانور صحرای کی ہین اونکو پکڑکے اور لینے
محنت و مشقت کا لینا لطور مذلت کفار ہے بلکہ وہ عین مذلت اونکے معبودونکے
ہے اگر اوسکی نیت تقرب ساتھہ معبودون باطلہ اپنکی ہے تو نیت اس اہل اسلام
کے ساتھہ تقرب حق تعالے جلشانہ اپنکی ہے نہ غیر کی مگر جہان قوت اسلام ہونے
شرط ہے اب جسوقت وہ اہل اسلام اس جانور آزاد کردہ ہنود کو ساتھہ نام
توحید حق کے ذبح کریگا تو یہہ عین مذلت عقاید کفار و مشرکین کے ہوگی اور
پہر مذلت ہوئی اونکو معبودون باطلہ کی اور چہوڑ دینا اوسکا اہل اسلام کو
بشرط قوت اسلام کی گویا خود عزت و عظمت کرتا ہے اونکے معبودون باطلہ
کا اور تصدیق کرتا ہوا اوسکے ایمان و عقائد کا خوب غور و انصاف سے

ملاحظہ کرکے انصاف فرماویں اور پہر یہہ نام توحید خدا جلشانہ کا وہ نام غالب
زیادہ ہے کہ جب خود کوئی کافر و مشرک اوسکو صدق دل سے لیتا ہے تو اوسکا
تمام عمر کا کفر و شرک اوسی صاف ہوکر دہل جاتا ہے اور وہ پاک صاف ہوکر
خاصہ جنتی ہوجاتا ہے تو اب اس جانور نامزدہ کی کیا حقیقت ہے اور پہر
کیا ماہیت کہ جو ساتھہ نام خدا تعالے کے کہ وہ غالب تر ہے اور بزرگ
زیادہ ہے ہر ایک نام مخلوق سے اب وہ جانور حلال بدستور ناپاک رہے
ممکن نہین ہے مگر یہہ عقیدہ تو شاید جناب کا نہوگا۔ مگر بندہ کا تو بیشک یہہ
عقیدہ ہے [illegible]ل تو وہ جانور بذات خود حلال پیدا ہوا تہا نہ حرام پیدا ہوا
دوسرے اگر فرض بھی کیا گیا کہ بوجہہ نامزدہ غیر اللہ کے وہ حسب عقائد منکر کی
ناپاک ہوگیا تہا تو اس نام پاک حق سے جو بروقت ذبح اوسکی لیا گیا وہ
پاک ہوگیا۔ پہر اگر نامزدہ ہونے مین کوئی قباحت ہوتی تو خود حضرت علیہ السلام
نے جو قربانی کہ بنام امت خود کے تہی وہ کیونکر جائز ہوئی پہر حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو کیون وصیت ہوئی تہی کہ جب تک تم زندہ رہنا ہر سال میرے نام
کی قربانی کیا کرنا چنانچہ جب تک حضرت علی کرم اللہ وجہہ زندہ رہے ہر سال
برابر قربانی بنام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کرتے تہے وہ کیونکر جائز ہوئی
مروی ہے عطا از یزید بن اسلم رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ایک مرد حضوری صلی اللہ علیہ وسلم مین اور
عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اپنے باپ کی طرف سے
ایک غلام آزاد کردان حالانکہ وہ مرچکا تہا آیا ہے واسطے اوسکے کوئی اور ثواب

تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان ہے اجر اور ثواب اوسکا
واسطے اوسکی رواہ ابن شیبہ مروی ہے عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تابع ہوتا ہے میت کو بعد موت اوسکی
کے آزاد کرنا غلام اور حج اور دینا صدقہ کا رواہ ابن شیبہ اور بروایت حضرت
ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آیا ہے کہ حضرت امام حسن وحسین علیہم السلام بعد
وفات جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے غلام ازاد کیا کرتی تھی بنام حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے رواہ ابن شیبہ بروایت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ
عنہم کی آیا ہے کہ جناب محبوبہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی حقیقی
اپنے کے کہ جنکا نام حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہی غلام آزاد کیا
اور فرمایا کہ اجر و ثواب اسکا بنام حضرت عبدالرحمن برادر حقیقی مر یکے ہے
رواہ ابن شیبہ اور یہہ ابن ابی شیبہ وہ شخص ہے اور امام محدثین ہین
یہہ خاص استاد بخاری ومسلم کے ہین اور وہ بنام موتہ کے غلام ازاد کرنے
کی سند حدیث سے لاتے ہین اور آیت وما اہل بہ لغیر اللہ کو نہین فرماتے
ہین اور یہان صرف جانور نامزدہ ہوجانے سے وہ جانور اور کھانا گیارہوین
کا اور فاتحہ کا حرام کیا جاتا ہے خوب انصاف اور علم ہے اب ہم منکرین سے
دریافت کرتے ہین کہ یہہ جملہ غلام وغیرہ جو بنام موتا کے آزاد ہوئے ہین وہ
بنا بر خوشنودی خدا کی تھی یا بنا بر خوشنودی موتہ کی تھی انصاف کر کے
جواب دیا جاوے اور آنحضرت کو بھی کوئی خطاب کفر و شرک کا دیا جاوے

اور ہمارے نزدیک نامزدہ ہوجانے جانورسے کوئی قباحت شرعیہ نہین
ہے اگر کوئی قباحت شرعیہ ہوتی تو زمانہ خیر القرون مین بلکہ خاص زمانہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم مین باغ اور کوان خاص بنام ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
پیچھے بعد موت اونکی کے کیونکر مشہور ومعروف ہوا اور کوئی بدعت و شرک
کنندہ ہوا جسکی شاہد یہہ حدیث ہے وعن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ام سعد ماتت فای
الصدقۃ افضل قال علیہ السلام الماء فحفر بیرا وقال ھذہ لام سعد رواہ
ابو داؤد واحمد شرح مشکوۃ اور بخاری کی روایت مین باغ بنام ام سعد
کی ہے آپ گواہ رہین اور یہہ حدیث بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے ہے ترجمہ روایت ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے کہ حاضر حضور ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مان میری مرگئی ہے کیا صدقہ کرون مین واسطے اوسکے کہ جو افضل زیادہ
ہو واسطے اوسکے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر صدقہ
پلانا ہے پانیکا تو پھر کھودا ابن ثور نے ایک کنوان اور کہا یہہ کنوان ام سعد
کا ہے چنانچہ وہ کنوان آج تک بنام ام سعد کے معروف و مشہور ہے
اگر نامزدہ ہونے مین کوئی قباحت شرعیہ ہوتی تو پھر یہہ کنوان کیونکر بنام
ام سعد کے عین زمانہ خیر القرون مین نامزدہ ہو کر شہرت پاتا انصاف کرین
حالانکہ ام سعد کا انتقال ہو چکا تھا اور بعد موت اونکی کے یہہ کنوان

خاص بنام اونکے معروف و مشہور ہوا ہے اور کوئی بدعت و کفر اور شرک
نہوا اور جو آپ یہہ کہانا گیارہوین و فاتحہ خوانی کا جو بنام حضرت غوث پاک رحمۃ
کے و یا بنام بزرگان دین کے ہوتا ہے وہ کیونکر کفر و بدعت کیا جاتا ہے
بلکہ اب یہہ حدیث ہمکو بہت بڑی سند اوپر کرنے گیارہوین کی جو خاص بنام
پیران پیر قدس اللہ تعالے سرہ کے ہوتی ہے وہ اب واجب و لازم ہوگی
اور یہہ جائز ہوگیا خود ستند اس حدیث سے ہمکو لگانا سبیل کا ماہ محرم وغیرہ
مین خاص بنام حضرت امام حسین علیہ السلام کے یا بنام دیگر بزرگان دینی کے
یا بنام والدین اپنی کے یا کسی اور اہل اسلام کے نام سے تو یہہ امر کرنا نہایت
درجکو درست و جائز ہے بلکہ حسنات مین سے سے بہر افضل ہے فعل اور
موجب ثواب کا ہے پس اب ہر حال مین یہہ فاتحہ خوانی اور گیارہوین جو
بطور ایصال ثواب میت ہے تو یہہ موجب اجر اور باعث ثواب کا ہے
اور منکر اسکا اب باز رکہنے والا ہے اہل اسلام کو خاص ایصال ثواب سے
بلکہ وہ دشمن ہے مانند شیطان کے خصوصاً حق مین میت کے کہ باز رکہتا ہے
یہہ اوسکو اجر اور حصول ثواب سے اور کرنی دعا و استغفار و صدقہ وغیرہ ہم سے
تو اب اسی شخص پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم کہنا اور یہہ صورت اوسکی
کے ہر دم و ہر ساعت ہر ایک کو واجب و لازم ہے ہان وہ جانور بیشک حرام
ہے جو ہر وقت ذبح جانور کے صرف نام حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یا خواجہ
رحمۃ اللہ علیہ کا لیا جاویگا اور بسم اللہ اللہ اکبر نہ کہا جاویگا وقت ذبح جانور کے

اور صرف خواجہ رحمۃ یا غوث رحمۃ کے نام سے وہ ذبح ہویگا تو بیشک حکم وَمَا اُهِلَّ بِهٖ
لِغَيْرِ اللهِ مین داخل ہوجاویگا اور اگر نامزدہ جانور جو ساتھ نام خدا کے ذبح کیا جاویگا
اور اگر نامزدہ جانور جو ساتھ نام خدا کے ذبح کیا جاویگا وہ حلال وطیب ہے۔ اب
رہا ثبوت کرنا نذر و نیاز کا جو بنام بزرگان دین کی ہوتی ہے وہ بہتر ہے
بلکہ افضل ہے بحکم خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ جب خود ہمکو
حق تعالےٰ فرما چکا ہے وليوفوا نذورهم یعنی تم پوری کرو نذرون اپنی کو جو
تمنے کہہ ہین وفا کرنا اونکا ضرور ہے پہر دوسری جا ارشاد کیا ہے قوله تعالےٰ
وما انفقتم من نفقة او نذرتم من نذر فان الله يعلمه وما للظلمين من
انصار ۞ ترجمہ اور جو کچھ خرچ کروگے تم خیرات سے یا قبول کوئی نذر اور
منت کروگے تو اللہ تعالی اسکو معلوم ہے اور گنہگارونکا کوئی نہین مددگار اگر
وہ نذر اوسکی ساتھ خیر کی ہے تو موجب اجر و ثواب کا ہے اور جو نذر اوسکی
بدہی تو موجب اوسکے عذاب ہویگا۔ قوله تعالےٰ ذوی القربی والیتمی والمساکین
ترجمہ کہلاؤ تم اونکو بطور احسان کے جو ذوالقربا ہون یہہ طریقہ سنت کا
ہے اور بہتر و افضل ہے واسطے ایصال ثواب میت کے فقط

تمت

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	"	۱۲	ذالک	ذالک لا اثم الخ	۷۵	"	۱۸	آنحضرت	آنحضرت
۶۱	.	.	-	نوابد کیجلنا	۷۶	۳۴	۳	عنہا	عنہا کے
۶۲	.	.	-	لا اصنام لہم	۷۷	"	۷	قال علیہم السلام	قال علیہم السلام اما
۶۳	"	۱۹	ری	بی	۷۸	.	.	.	مجرہ بسیرا
۶۴	۲۴	۴	نص	نص	۷۹	"	۹	ام سعد	ام سعد کی آیا ہے
۶۵	"	۶	مطابق	مطابق ہے	۸۰	۳۵	۲	رحمت	رحمتہ اللہ علیہ
۶۶	"	۸	قول فقہا	قول فقہا کا ہے	۸۱	"	۹	افضل فعل ہے	افضل ہے یہہ فعل
۶۷	"	۱۶	ہدایت	یہہ آیت کی	۸۲	"	۱۵	بہر صورت	اور بہر صورت اوسکے
۶۸	۳۰	۴	خطبہ	خطنہ	۸۳	.	.	-	کے
۶۹	"	۱۷	ھشام	ہشام نے	۸۴	"	۱۷	خواجہ رحمت	خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۷۰	۳۱	۱	سند	لسند	۸۵	"	۷	دینے کے	دین کے
۷۱	"	۱۰	کفاران	کفاروں کی	۸۶	۴	۱۵	اور یہہ جملہ	اور یہہ یہہ جملہ
۷۲	"	۱۷	اونکو	اونکے	۸۷	۷	۱۴	سعدودہ	معدودات
۷۳	۲۳	۶	نذیحہ	نذابوحہ	۸۸	۱۵	۱۷	نیت الرجل	البرجل فیست
۷۴	۳۳	۱۱	اور امام	بہہ امام محمد بن	.	.	.	.	-

صحیح | غلط | سطر | صفحہ | نمبر شمار

ای خالق ہر بلند و پستی
بخشش رحیم عطا بکن ز ہستی
علم و عمل و فراخ دستی
ایمان و امان و تندرستی
فقط